ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.3 2021

عہد بنو عباس میں کتبِ دلائل النبوۃ کے خصائص

CHARACTERISTICS OF THE BOOKS OF EVIDENCES OF PROPHET HOOD IN THE TIME OF BANU ABBAS

☆ڈاکٹر شگفتہ نوید

☆☆جہانگیر آصف

☆☆☆ڈاکٹر محمد ریاض محمود

ABSTRACT:

The biography of the Prophet Muhammad (peace and blessings be upon him) is a wide domain of Islamic studies and Seerah from which several subjects of Islamic studies sprang. One of the most important domains of Islamic scholarship is the writing of books on arguments to establish the truthfulness of the Prophethood of Muhammad (peace and blessings be upon him). When Islam spread to Rome, Greek and the Indian subcontinent and non-Muslim philosophers advanced developed for denying the Prophethood of the Final Messenger, the Muslim scholars rose to the challenge and defended the glory of the Prophet (peace and blessings be upon him). Such books are called Dalail al-Nubuwwa. Different types of books were written on this subject. Some addressed the issue purely from a logical and philosophical perspective. Others incorporated the poetry of Arabs to reinforce the point, while still others used books of philology and exegesis, taking material from both sound and weak sources. Then there were books that cited, in the main, traditions of the Messenger (peace and blessings be upon him) and historical events. Almost all books relied heavily on mujizat (miracles). The principles of logic, philosophy, and different sciences were employed by the Muslim savants to clarify the issue.

Keyword: Biography, Dalail al-Nubuwwa, Miracles, Prophethood, Seerah

اشیاء کے معیار و اقدار کا اندازہ اُن میں موجود خواص سے لگایا جاتا ہے۔ یہ ایک بدیہی امر ہے کہ اہم ترین اور نادر اشیاء کثیر خوبیوں کی حامل ہوتی ہیں اور اُن میں پائے جانے والے قیمتی جواہر اس کو امتیاز و شرف عطا کرتے ہیں۔ تصانیف و تالیفات کی دنیا میں دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ معتبر اور اہم علوم پر لکھی جانے والی کتب اپنے محاسن کے اعتبار سے بھی عظیم ہوتی ہیں۔

* شُعبہ علوم اسلامیہ، گفٹ یونیورسٹی، گوجرانوالہ

** پی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر، شُعبہ علومِ اسلامیہ، یونیورسٹی آف گجرات، گجرات

*** ایسوسی ایٹ پروفیسر، شُعبہ علومِ اسلامیہ، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.3 2021

مصنف کتاب کی تصنیف کے دوران کبھی ایک اور زیادہ تر ایک سے زیادہ اُسالیب و مناہج کو بھی اختیار کرتا ہے۔ منہج و اُسلوب کے ذوق میں مصنف کے ذوق کا عمل دخل ہوتا ہے۔ فنِ سیرت نگاری وہ بابرکت علم ہے جو بنیادی مصادرِ اسلامیہ سے اخذ شدہ ہے۔ دلائل النبوۃ کے رجحان کا سیرت نگاری سے اسی طرح مضبوط تعلق ہے جس طرح روح و قالب کا ہے۔ عباسی دور کے ابتدائی ادوار میں لکھی جانے والی کتبِ دلائل النبوۃ اپنے منہج کے بنیادی مصادر میں شمار ہوتی ہیں۔ ان کتب کی تصنیف و تالیف کا باقاعدہ آغاز امام شافعیؒ کے رسالہ اثبات النبوۃ سے ہوا جو اِنہوں نے قومِ براہمہ کے عقائدِ باطلہ کے ردّ میں لکھی۔ اس سے قبل پائے جانے والے ذخائرِ تفاسیر و احادیث میں اس موضوع پر جزوی ابحاث ملتی ہیں۔ چوتھی اور پانچویں صدی ہجری میں دلائل النبوۃ پر لکھنے کا رجحان زیادہ رہا۔ یوں اس کی مختلف جہات اور اسالیب نے رواج پکڑا اور مختلف انداز و طرز سے اس فن پر کام ہوا۔ ان کتب میں پایا جانے والا یہ متنوع رنگ در حقیقت ان کے خصائص ہیں۔ سیرت کے اس رجحان پر لکھی جانے والی کتب کی اہمیت و افادیت کو جاننے کے لیے ان کی خصوصیات کا علم ہونا ضروری ہے۔ تفاسیر، احادیث، سیرت وغیرہ عربی اور اردو میں لکھی جانے والی کئی کتب کے خصائص پر مقالہ جات تحریر ہو چکے ہیں۔ جیسا کہ "قصص القرآن از مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی کا تجزیاتی مطالعہ جی سی یونیورسٹی سے صبیحہ طاہر کا، "قصص الانبیا کا اسلوب و منہج۔ تفہیم القرآن اور تبیان القرآن کی روشنی میں" پنجاب یونیورسٹی سے حافظہ عرشی اقبال، اور "تفسیر "احسن التفاسیر" کا منہج اور ممیزات و خصائص (تحقیق و تجزیہ)" پر کام ڈاکٹر میمونہ تبسم کا ہے۔ جہاں تک کتب سیرت کا تعلق ہے۔ "کتب خصائص نبوی ﷺ کے مناہج و اسالیب: تحلیلی مطالعہ" کے عنوان سے پی ایچ ڈی کی سطح کا ایک مقالہ جی سی یونیورسٹی سے محمد رمضان کا ہے۔ "مجمع الزوائد منبع الفوائد من دلائل، شمائل و خصائل نبوی ﷺ" کے عنوان سے ایک کاوش مدثر اقبال اور قاضی فرقان احمد کی ہے۔ "نھایۃ السول فی خصائص الرسول ﷺ (ابن وحیہ) کا اسلوب و استدلال" پر ایک مضمون محمد رمضان اور محمد ہمایوں عباس کا ہے۔ "کتاب الشفا بتعریف حقوق المصطفی ﷺ میں شمائل و خصائص نبوی ﷺ" کے زیرِ عنوان محمد ادریس لودھی نے کام کیا ہے۔ "الکامل از "از ابن عدی" منہج، اسلوب، خصائص اور اثرات کا تجزیہ" پر ذاکٹر محمد ریاض محمود اور محمد عرفان احمد، "علامہ قسطلانی کی سیرت نگاری۔ اسلوب و خصائص" پر ثمینہ سعدیہ، دلائل النبوۃ و خصائص النبوۃ پر تحقیق مقالہ ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس کا ہے۔ موصوف نے اس میں دلائل النبوۃ پر لکھی جانے والی کتب کو ذکر کر کے دلائل النبوۃ للبیہقی اور سعید بن عبد القادر باشنفر کی دلائل النبوۃ کا تعارف پیش کیا ہے۔ کتبِ دلائل النبوۃ ہر دور میں تحریر ہوئیں۔ عہدِ بنو عباس میں اس موضوع پر لکھی جانے والی کتب کی کثیر تعداد میں ہیں۔ تمام کتب دلائل اور بالخصوص اس عہد مخصوص میں لکھی جانے والی ان کتب کے خصائص پر تا حال کوئی مقالہ منظرِ عام پر نہیں آیا۔ سیرت نگاری میں ذوق رکھنے والے افراد کے لئے اس خصائص کا جاننا از حد ضروری ہے۔ سیرت کے اس مخصوص رجحان میں پائے جانے والے علمی خلا کو پر کرنے کے لئے موضوع ہذا "عہدِ بنو عباس میں کتبِ دلائل النبوۃ کے خصائص" کا انتخاب کیا گیا ہے۔ مقالہ ہذا تین اجزا پر مشتمل ہے۔ جزوِ اول میں موضوع تحقیق کا تعارف، اہمیت اور پس منظر بیان کیا گیا ہے۔ دوسرے جزو میں عہدِ بنو عباس کی کتبِ دلائل النبوۃ کے چودہ اہم خصائص ذکر کئے گئے ہیں۔ تیسرا اور آخری جزو خلاصۂ بحث پر مشتمل ہے۔ عہدِ بنو عباس میں اس مخصوص جہت پر لکھی جانے والی کتب کے خصائص حسب ذیل ہیں۔

ا۔ آیاتِ قرآنیہ سے اِستدلال

دلائل النبوۃ سیرت نگاری کا ایک اہم منہج ہے۔ ان کتبِ دلائل النبوۃ میں سیرت رسول عربی ﷺ پر مشتمل احادیث وروایات کے ساتھ ساتھ آیاتِ قرآنیہ کو بطورِ استدلال ذکر کیا گیا ہے۔ یہ خصوصیت عہدِ عباسی کی کتبِ دلائل النبوۃ میں نمایاں نظر آتی ہے۔ یونہی وہ آیات جن کو اثبات نبوت کے دلائل کے طور پر لانا مقصود ہو، بسا اوقات ان کے تحت متعلقہ احادیث کو لایا جاتا ہے۔ قرآن مجید رسول اکرم ﷺ کی سیرت کا ایک بنیادی اور معتبر ماخذ ہے۔یہی وجہ ہے کہ سیرت نگار آیاتِ قرآنیہ کو آغاز کلام میں لاتے ہیں۔ قاضی ابو الحسن عبد الجبار بن احمد الہمدانی المعتزلی(م515ھ) نے اسی رجحان کو برقرار رکھا ہے۔ مؤلف اپنی کتاب تثبیت دلائل النبوۃ میں بکثرت قرآنی آیات کو بطورِ استدلال لائے ہیں۔ ان کی کتاب کا پہلا باب ملاحظہ ہو:

"البدء بما في القرآن من إكفار الرسول للامم والبراءة منهم وهو وحيد ضعيف"(1)

"یہ ابتدائی تذکرہ اس بارے میں ہے جو قرآن مجید میں موجود ہے کہ قوموں کی طرف سے رسول اکرم ﷺ کا انکار اور بیزاری کا اظہار ہوا اور وہ اکیلے اور ظاہری اسباب کے اعتبار سے کمزور تھے۔"

کتبِ دلائل النبوۃ میں نبوت کے دلائل کے طور پر آیات کا استعمال اور ان سے استدلال کرنے کا عمل اکثر سیرت نگاروں نے اپنایا ہے۔ قاضی عبد الجبار رسول مکرم ﷺ کی تبلیغ اور اس کے ثمرات پر مبنی آیات کا ذکر کرتے ہوئے آیاتِ قرآنیہ کو لاتے ہیں۔(3) آپ ﷺ نے ایک جھگڑالو قوم کو اتحاد، اتفاق اور باہمی خلوص و محبت کا ایسا درس دیا جن کی مثال رہتی دنیا تک پیش نہیں کی جا سکتی۔ اس عظیم معجزہ کا ذکر کرتے ہوئے بھی آیت مبارکہ کو حدیث و آثار سے قبل ذکر کیا گیا ہے۔(4) ابو نعیم اصفہانیؒ جو ایک معتبر سیرت نگار ہیں، انہوں نے اپنی مایۂ ناز تصنیف میں بھی بکثرت قرآنی آیات کو استدلال کے طور پر ذکر کیا ہے۔ ایک مقام پر یوں رقمطراز ہیں:

"الفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي ذِكْرِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ مِنْ فَضْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَ بِعْثَتَهُ لِلْعَالَمِينَ رَحْمَةً، فَقَالَ: {وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ} فَأَمَّنَ أَعْدَاءَهُ مِنَ الْعَذَابِ مُدَّةَ حَيَاتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ , وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: {وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ} فَلَمْ يُعَذِّبْهُمْ مَعَ اسْتِعْجَالِهِمْ إِيَّاهُ تَحْقِيقًا لِمَا نَعَتَهُ بِهِ، فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُمْ إِلَى رَبِّهِ تَعَالَى أَنْزَلَ اللَّهُ بِهِمْ مَا عَذَّبَهُمْ بِهِ مِنْ قَتْلٍ وَأَسْرٍ، وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: {فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُمْ مُنْتَقِمُونَ}" (5)

"پہلی فصل اس بارے میں جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی فضیلت میں قرآنِ مجید میں نازل کیا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا پس فرمایا: {اور ہم نے آپ ﷺ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر} پس اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے دشمنوں

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.3 2021

کو آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے عرصہ میں عذاب سے امن دیا، اور یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے } اور اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دینے والا نہیں اور تم ان میں موجود ہو { پس اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے عذاب کے لیے جلدی مچانے کے باوجود عذاب نہ دیا۔ اس بات کو متحقق کرتے ہوتے جو آپ ﷺ کی نعت بیان کی۔ جب آپ ﷺ ان سے رخصت ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کی طرف چلے گئے، اللہ تعالیٰ نے ان پر قتل اور قید کی صورت میں عذاب نازل کیا۔ اور اس بارے اللہ تعالیٰ کا قول ہے: {پس جب ہم تمھیں لے جائیں تو بے شک ہم ان سے انتقام لینے والے ہیں۔" مؤلف ہجرتِ مدینہ کے دوران پائی جانے والی علاماتِ نبوت بیان کرتے ہوئے غارِ ثور میں نازل ہونے والی آیات کو لاتے ہیں۔(6) قاضی عیاض مالکیؒ بھی کتاب الشفا میں آیات قرآنیہ کو بسا اوقات مبحث کے آغاز میں لاتے ہیں اور حسبِ ضرورت درمیان میں بھی ذکر کرتے ہیں۔ یہی طرزِ استدلال ہمیں ماوردیؒ کی اعلام النبوۃ میں نظر آتا ہے۔ مصنف دلائل النبوۃ کی ابحاث میں آیاتِ قرآنیہ کو بنیادی ذرائع کے طور پر ذکر کرتے ہیں۔ اس کی ابتدائی ابحاث علم الکلام کی مبادیات سے متعلق ہیں جن میں آیات سے استدلال کم نظر آتا ہے۔ باقی ابحاث مثلاً اعجاز القرآن، مدۃ العالم وعدۃ الرسل، بشاراتِ محمدی ﷺ (8) اور معجزات کے بیان میں آیاتِ قرآنیہ کو لاتے ہیں۔(9) محمد بن حبان بھی السیرۃ النبویۃ میں آیاتِ قرآنیہ کو سیرت و دلائل کی ابحاث میں درج کرتے ہیں۔ نبی معظم ﷺ کی اطاعت کا ذکر کرتے ہوئے اطاعتِ رسول ﷺ پر متعدد آیات لاتے ہیں.(10) یہ چند امثلہ بیان کی گئی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ کتبِ دلائل النبوۃ میں آیاتِ قرآنیہ سے اِستدلال کو بہت اہمیّت حاصل ہے۔ مؤلفین اس کا اِہتمام کرتے ہیں اور احادیث سے قبل آیات لاتے ہیں۔ دلائل النبوۃ کی کتب کی یہ اہم خصوصیت ہے کہ ان میں پہلا اور بنیادی ماخذ قرآن مجید اور اس کے بعد حدیث کو قرار دے کر توضیح کی گئی ہے۔

۲۔ تصنیفی اسباب: عقائدِ باطلہ کا ردّ

دلائل النبوۃ پر لکھی جانے والی کتب نبوت کے عقلی و نقلی دلائل پر مشتمل ہیں۔ ان کتب کی ابحاث میں انبیاء کی بعثت، حقانیت اور خصائص کو ذکر کیا جاتا ہے۔ ان کتب کی تصانیف کا بنیادی مقصد منکرینِ نبوت کے عقائدِ باطلہ اور ملحد فرقوں کے اقوال و نظریات کو دلائل کی روشنی میں ردّ کرنا اور آنے والی نسلوں کو غلط اور گمراہ کن خیالات سے محفوظ رکھنا ہے۔ بعض کتب دلائل کے عنوانات اس مذکورہ حقیقت کو عیاں کرتے ہیں جیسا کہ امام شافعیؒ کی کتاب "اثبات النبوۃ والرد علی البراھمۃ" اور ابو حاتم الرازی کی کتاب " اعلام النبوۃ الرد علی الملحد ابی بکر الرازی" ہے۔ اول الذکر ہندستان کی قوم براہمہ اور ثانی الذکر اس دور کے ملحد ابو بکر الرازی کے رد میں لکھی گئی ہے۔ ابو بکر الرازی بنیادی طور پر ایک طبیب تھا۔ فنِ طب میں مہارت کی وجہ سے اس کو طبیب المسلمین اور جالینوس العرب کہا جاتا تھا۔(11) کتبِ دلائل النبوۃ کی تصانیف کے محرکات میں انکارِ نبوت پر مبنی وہ ماحول، حالات اور اسباب ہیں جس کے رد میں مسلم اہلِ علم نے قلم اٹھایا۔ اس موضوع پر کتب کی تالیفات کا اہم ترین سبب نبوت سے متعلق شکوک وشبہات دور کرنا، شبہات کے مرتکبین کے اعتراضات کو رفع کرنا اور ان کو تسلّی بخش جواب دینا نیز نبوت سے متعلق عقائد کا تحفظ ہے۔

۳۔ نصوص سے اِستفادہ

قرآن وحدیث سیرت نگاری کے بنیادی ماخذ ہیں۔ کسی بھی فن کی کتاب تحریر کرنے کے لئے مصنف کو اس کے ماخذ تک رسائی ضروری ہے۔ ایک سیرت نگار کے لئے مصادر وماخذ سے بے نیاز ہو کر سیرت نگاری کرنا ناممکن اور مشکل ہے۔ نبوت کے عقلی و نقلی دلائل قرآن وحدیث میں بکثرت

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.3 2021

موجود ہیں۔ دلائل النبوۃ کے عنوانات پر مشتمل کتب میں بکثرت مصنفین نے ادلہ قرآنیہ سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ سب سے پہلا اور بنیادی ماخذ چونکہ قرآنِ مجید ہے اور کتب دلائل النبوۃ کے مصنفین کی اولین ترجیح بھی اس سے استدلال رہا ہے۔ قرآن مجید کے ساتھ ساتھ مصنفین نے احادیث ، آثار صحابہ کرام اور ما قبل کتب سے بھی استفادہ کیا ہے۔ امام بیہقیؒ اپنی کتاب میں جو بخاری و مسلم کی حدیث لاتے ہیں۔ اس میں بعض اوقات جو الفاظ مختلف راویوں سے وارد ہوتے ہیں ان کی وضاحت بھی کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ ایک حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں:

"لفظ حدیث ابن الادمی رواہ مسلم بن الحجاج فی الصحیح عن ہارون بن معروف و محمد بن عباد(12)"

"ابنِ ادمی کے حدیث کے لفظ جس کو مسلم بن حجان نے روایت کیا ہے وہ ہارون بن معرود اور محمد بن عباد سے مروی ہیں"

ایک اور حدیث بیان کر کے کہتے ہیں کہ امام بخاریؒ اس حدیثِ جابر کو اعمش سے بھی روایت کرتے ہیں۔(13) امام بیہقیؒ امام بخاریؒ کی حدیث کو ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے مختلف طرق کی طرف بھی اشارہ کر دیتے ہیں۔(14) موصوف نے نہ صرف خبر واحد کو قبول کیا ہے بلکہ اس کو حجت قرار دیا ہے اور ایسے لوگوں کا ذکر بھی کیا ہے جن کی خبر کو قبول کیا جاتا ہے۔ امام بیہقی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے ہر وہ حدیث جس کی صحت کی طرف اشارہ کیا ہے وہ صحیح ہے۔ وہ حدیث جو انہوں نے مبہم چھوڑی دی ہے لیکن اس کی تخریج کر دی ہے وہ بھی صحیح کے رتبہ میں ہے۔ امام بیہقی ضعیف کی بجائے صحیح روایات پر یقین رکھتے ہیں۔ جیسا کہ قصۂ معراج کے ضمن میں لکھتے ہیں جو حدیثیں یہاں ذکر کی گئی ہیں اس کے علاوہ اور بھی کئی ضعیف حدیثوں سے روایاتِ معراج مروی ہیں لیکن ان میں سے جو صحیح اور ثابت ہیں انہی کو ذکر کر دیا گیا ہے۔ اور ضعیف کی ضرورت نہیں۔ امام بیہقی بخاری اور مسلم کی الجامع الصحیح پر بھی مکمل اعتماد کرتے نظر آتے ہیں اور ان دونوں کتب سے احادیث کو نقل کیا ہے۔ سنن ابو داؤد سے بھی یہ حدیثیں لیتے ہیں۔ لیکن وہ اشارہ نہیں کرتے اسی طرح مسند احمد بن حنبل، موطا امام مالک، سنن ابن ماجہ، سنن نسائی، مستدرک حاکم اور صحیح ابن حبان سے احادیث لیتے ہیں۔ انہوں نے مغازی کی روایات واقدی اور ابنِ ہشام سے بھی لی ہیں۔ امام بیہقیؒ چونکہ خود بہت بڑے محدث تھے اس لیے ان کی بعض مرویات کی اسناد بھی ان ہی کی طرف لوٹتی ہیں۔ جیسے تبع قوم کا تذکرہ، زمزم کی کھودائی، امِ معبد کی حدیث، امام بیہقیؒ کبھی حدیث کو مختصر اور کبھی جامع الفاظ کیساتھ بیان کرتے ہیں۔ بہر حال امام بیہقیؒ صحیح حدیث پر اعتماد کرتے نظر آتے ہیں یہی وجہ ہے کہ علماء نے ان کی کتاب کو سراہا ہے۔ اور ان کی کتابِ دلائل کو مستند ماخذ قرار دیا ہے۔ امام بخاریؒ نے اپنی کتاب الجامع الصحیح میں " علامات النبوۃ فی الاسلام " کے زیرِ عنوان باب قائم کیا ہے۔ اس میں وہ نبوت کے دلائل اور علامات پر 60 احادیث لائے ہیں۔ یہ احادیث تمام تر معجزات پر مشتمل ہیں۔ علامات النبوۃ کی مزید وضاحت "بقیہ احادیث علامات النبوت فی الاسلام " رکھا ہے۔ امام مسلم نے "معجزات الرسول ﷺ پر اسی طرز کا کام کیا ہے۔ یوں امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ جن کا صحیح حدیث کے چناؤ اور مضبوط شرائط کے تمسک میں ایک نام ہے۔ نصوص اور دلائل معتبرہ کے ساتھ انہوں نے صحیحین میں مرویات کو جمع کیا ہے۔

۴۔ تکثیرِ طعام اور نبع الماء کی روایات کا تکرار

پیغمبرِ اسلام ﷺ کا سفر غزوات و سرایا اور دیگر مہمات کی خاطر مختلف علاقوں کی طرف جاری رہا۔ متعدد مقامات پر پانی کی قلت کے سبب نبع الماء کا واقعات وقوع پذیر ہوئے۔ کتبِ دلائل میں اس واقعہ کا ذکر متعدد طرق سے مذکور ہے۔ ابو نعیم اصفہانیؒ دلائل النبوۃ کی اکیسویں فصل کے آغاز میں یوں ذکر کرتے ہیں:

’’الْفَصْلُ الْوَاحِدُ وَالْعِشْرُونَ فِي فَوَرَانِ الْمَاءِ مِنْ بَيْنَ أَصَابِعِهِ سَفَرًا وَحَضَرًا وَهَذِهِ الْآيَةُ مِنْ أَعْجَبِ الْآيَاتِ أُعْجُوبَةً وَأَجَلِّهَا مُعْجِزَةً وَأَبْلَغِهَا دَلَالَةً شَاكَلَتْ دَلَالَةَ مُوسَى فِي تَفَجُّرِ الْمَاءِ مِنَ الْحَجَرِ حِينَ ضَرَبَهُ بِعَصَاهُ بَلْ هَذَا أَبْلَغُ فِي الْأُعْجُوبَةِ لِأَنَّ نُبُوعَ الْمَاءِ مِنْ بَيْنَ اللَّحْمِ وَالْعَظْمِ أَعْجَبُ وَأَعْظَمُ مِنْ خُرُوجِهِ مِنَ الْحَجَرِ لِأَنَّ الْحَجَرَ سِنْخٌ مِنْ أَسْنَاخِ الْمَاءِ‘‘(15)

’’اکیسویں فصل انگلیوں کے درمیان سے سفر اور حضر میں پانی کے جاری ہونے کے بارے میں ہے اور یہ نشانی سب نشانیوں سے زیادہ تعجب خیز ہے اور بہت عظیم معجزات سے ہے۔ اور یہ موسیٰ کا وہ معجزہ جو انہوں نے پتھر پر عصا مار کر پانی جاری کیا اس معجزہ سے زیادہ مشکل ہے۔ بلکہ اس کی فوقیت اس حوالہ سے زیادہ ہے کیونکہ یہاں پانی گوشت اور ہڈیوں سے جاری ہوا ہے اور یہ بات پتھر سے پانی نکلنے سے زیادہ تعجب والی اور عظیم ہے۔ کیونکہ پتھر پانی کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے“

ابو نعیم اصفہانیؒ کی دلائل النبوۃ کی عبارت سے معلوم ہوا کہ یہ واقعہ متعدد بار پیش آیا۔ حدیبیہ اور دیگر کئی مقامات پر اس کا ظہور ہوا، تبوک سے واپسی اور حضرت جابرؓ کے گھر کے علاوہ بھی کئی مقامات پر کثرتِ طعام کے واقعات پیش آئے۔

ابو الحسن علی بن محمد الماوردی نبع الماء کی متعدد روایات کو ایک جگہ یکجا کیا ہے۔(16)

قاضی عیاض مالکیؒ اس واقعہ کے تعدد ہونے کے بارے لکھتے ہیں: ” أَمَّا الْأَحَادِيثُ فِي هَذَا فَكَثِيرَةٌ جِدًّا“(17)

”رہی بات اس بارے میں احادیث کی تو ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔“

اس بات کے ذکر کے بعد قاضی عیاضؒ مختلف راویوں کی پانی کے جاری ہونے کے بارے روایات لاتے ہیں(18)

۵۔ کثیر اسالیب کی حامل کتب

Vol 5 No.3 2021
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

کتبِ دلائل النبوۃ مختلف اسالیب کی حامل تصانیف ہیں۔ان کتب میں تمام اسالیب کی جھلک نظر آتی ہے۔کئی کتبِ دلائل النبوۃ مؤرخانہ اُسلوب کی طرز پر لکھی گئی ہیں۔جن کی مثال محمد بن حبانؒ کی السیرۃ النبویۃ واخبار الخلفاء لابن حبان،سیرت ابن اسحاق،سیرت ابنِ ہشام اور دلائل النبوۃ للبیہقی وغیرہ ہیں۔محدثانہ اسالیب پر مشتمل کتب میں دلائل النبوۃ للبیہقیؒ کا نام سرِ فہرست ہے۔امام بیہقیؒ کا محدثانہ اُسلوب اپنی مثال آپ ہے۔جرح و تعدیل کی مہارت،روایات کی مختلف اسناد کا پرکھنا اور ان کی صحت پر کلام کرنے کے اعتبار سے امام بیہقی کو خاص مقام حاصل ہے۔یہ خوبی ان کی دلائل النبوۃ میں واضح طور پر محسوس کی جاتی ہے۔دلائل النبوۃ پر کتب کی تصانیف کا مقصد رسالت سے متعلق عقائد کو بیان کرنا،اس کے دلائل مہیا کرنا،اور اس راہ سے منحرف لوگوں کو صراط مستقیم پر گامزن کرنا ہے۔باطل فرقوں سے اس ضمن میں مناظرانہ گفتگو بھی ہوتی رہی ہے۔جن کو کتابی شکل میں درج کر دیا گیا۔عہدِ بنو عباس اس اعتبار سے ایک اہم عہد گزرا ہے جس میں مختلف عقائد وعلوم پر تصانیف کے ساتھ ساتھ مناظروں کا سلسلہ بھی جاری رہا۔جن میں نبوت کے انکار واثبات پر مناظرانہ گفتگو بھی شامل رہی۔ابو حاتم الرازی کی اعلام النبوۃ دراصل ایک مناظرہ ہے جو ان کے اور ابو بکر الرازی کے مابین ہوا۔بعد میں اس کو کتاب کی شکل دے دی گئی۔کتاب کا اندازِ بیان اس حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔مؤلف فریقِ مخالف کی عبارات اور دلائل کو رقم کرتے ہیں۔جہاں یہ ابو بکر الرازی کا قول اور دلیل لاتے ہیں تو"قال الملحد "لکھتے ہیں۔پھر اپنے اعتراضات کے جوابات مع ادلہ بیان کرتے ہیں۔(19)متکلمانہ اور مناظرانہ اُسلوب کی یہ کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے۔معجزات،نبوت،اہل فلاسفہ کے الزامات و اعتراضات اور ان کے کافی وشافی جوابات پر مشتمل یہ کتاب سوالات وجوابات کے انداز پر لکھی گئی ہے۔ابو بکر الرازی کے اعتراضات کے جوابات کے علاوہ انہوں نے متوقع اعتراضات کے خود سوالات قائم کر کے ان کے جوابات بھی دیے ہیں۔چنانچہ ایک مقام پر لکھتے ہیں '' فان قال قائل :ان الناس یلهمون اشیاء و انهم یرون فی منامهم اشیاء ، قلنا : الالهام یکون علی ثلاثة اوجه "(20)

"اگر کوئی کہنے والا کہے کہ لوگوں کو چیزوں کے بارے الہام ہوتا ہے اور ان کے خوابوں میں اشیاء دکھائی جاتی ہیں تو ہم کہیں گے کہ الہام کی تین اقسام ہیں۔"

یوں یہ کتاب اپنے اُسلوب،منہج،انداز اور سوال وجوابات پر مشتمل ہونے ہیں منفرد نوعیت کی حامل ہے۔ سوالات وجوابات کا ایسا ہی مناظرانہ اُسلوب ہمیں امام غزالی کی تہافۃ الفلاسفہ میں بھی واضح نظر آتا ہے۔امام غزالیؒ خود سوالات قائم کرکے اس کے جوابات دیتے ہیں۔اس ضمن میں ''فان قیل" کے الفاظ سے اعتراض قائم کرتے ہیں۔(21)

۶۔محبت وعقیدت کا اظہار

کلامِ خداوندی عبادات واحکامات کا مجموعہ ہے۔اس کے احکامات اطاعتِ خدا کے ساتھ اطاعت رسول ﷺ سے جڑے ہوئے ہیں۔کلامِ الٰہی میں متعدد مقامات ایسے ہیں جہاں پیغمبرِ اسلام ﷺ کی ذات سے عقیدت واحترام اور محبت ومؤدت کا درس دیا گیا ہے۔متعدد کتبِ سیرت سے عشق رسول

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.3 2021

ﷺ کا عنصر نمایاں نظر آتا ہے جن میں قاضی عیاض مالکیؒ کی کتاب الشفاء کو اس سلسلہ میں خاص مقام حاصل ہے۔کتاب الشفا میں موجود موضوعات و مواد کی وجہ سے ہر دور میں اسے پذیرائی ملی ہے۔ابو سعید عبد الملک بن عثمان نیشاپوری کی شرف النبی ﷺ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ عقیدت و محبت سے بھرپور روایات کو لائے ہیں۔ عشق رسول ﷺ پر ایسی تصانیف کثیر تعداد میں موجود ہیں۔اس کی ایک اور مثال " نہایۃ السول فی خصائص الرسول" ہے۔یہ الامام مجد الدین ابی الخطاب بن دحیۃ محمد بن عبد اللہ کی تالیف ہے۔اس کے محقق عبد اللہ عبد القادر الشیخ محمد نور الفادنی ہیں یہ 1416ھ بمطابق 1995م ادارہ الشوون الاسلامیہ وزارۃ الاوقاف والشوون الاسلامیہ دولۃ قطر سے شائع ہوئی۔

۷۔لغوی ابحاث و مطالب

لُغت سے آگہی کے بغیر کسی بھی زبان کے بارے خاطر خواہ مہارت حاصل نہیں ہو سکتی۔علم سے کامل واقفیت کی خاطر اس کا جاننا اور سمجھنا ضروری ہے۔علومِ اسلامیہ میں جہاں تک کتبِ لغت کے علاوہ لغوی ابحاث و مطالب کا تعلق ہے۔ان میں کتبِ تفاسیر وہ اہم کتب ہیں جن میں مفسرین اکثر لغوی ابحاث و مطالب پر کلام کرتے ہیں۔یونہی کتبِ سیرت لغوی مطالب و مباحث سے خالی نہیں ہیں۔تحقیق و تخریج کی صورت میں کتب دلائل النبوۃ پر کافی کام ہو چکا ہے۔ابن الجوزیؒ کی الوفا باحوال المصطفیٰ ﷺ وہ عظیم کتاب ہے جس کی تعلیق و تصحیح محمد زہری النجار نے کی ہے۔ان کا تعلق علماء ازہر سے ہے۔اس کتاب کے قابلِ فہم بنانے میں محقق کا بڑا کردار ہے۔ عہدِ بنو عباس کی کتبِ دلائل النبوۃ میں کئی لغوی ابحاث موجود ہیں۔کسی بھی لفظ اور کلام کا لغت کے بغیر جاننا مشکل ہوتا ہے۔مؤلفین نے اس پیچیدگی کو حل کرنے کی کافی حد تک کوشش کی ہے۔امام بیہقیؒ سورہ طٰہٰ کی ابتدائی آیت کی ایک مقام پر یوں وضاحت کرتے ہیں:

"وَكَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ عَلَى رِجْلَيْهِ، فَهِيَ لُغَةٌ لِعَكٍّ، إِنْ قُلْتَ لِعَكِّيٍّ: يَا رَجُلُ، لَمْ يَلْتَفِتْ، وَإِذَا قُلْتَ لَهُ: طه، الْتَفَتَ إِلَيْكَ.''(22"(اور وہ رات کو اپنے قدموں پر کھڑے ہوتے اور یہ لغت میں لِعَكٍّ ہے۔اگر تو لِعَكِّيٍّ: يَا رَجُلُ کہے تو وہ توجہ نہ کرے گا اور اگر تو طہٰ کہے تو وہ تیری طرف توجہ کرے گا"

اسماعیل بن محمد اصبہانی چھٹی صدی ہجری کے مشہور و مقبول محدث اور سیرت نگار ہیں۔کتاب الدلائل میں متعدد عربی لغات کی تشریح کرتے ہوئے ایک مقام پر لکھتے ہیں۔

''وَأَمَّا شرح الْأَلْفَاظ الغريبة فِيهِ فَقَوْلُهُ ضِمَامَةٌ مِنْ صُحُفٍ أَيْ صُحُفٌ مَضْمُومَةٌ أَيْ جَمَاعَةُ كُتُبٍ وَاللُّغَةُ الْفَصِيحَةُ إِضْمَامَةٌ''(23)

''جہاں تک اجنبی لغات کا تعلق ہے تو اس کا قول ضِمَامَةٌ مِنْ صُحُفٍ یعنی صُحُفٌ مَضْمُومَةٌ ہے۔مراد کتب کا مجموعہ اور لغت میں الْفَصِيحَةُ إِضْمَامَةٌ'' ہے" ایک اور جگہ لغوی اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''بِأَعْظَمِ رَحْلٍ وَرُوِيَ الْحَاءُ وَهُوَ الْقَتَبُ وَرُوِيَ بِأَعْظَمِ رَجُلٍ بِالْجِيمِ وَالضَمُّ وَالْكِفْلُ كِسَاءٌ يُطْرَحُ عَلَى الْبَعِيرِ''"(24) بِأَعْظَمِ رَحْلٍ اور روایت کیا گیا ہے ح کے ساتھ اور اس میں قلب ہوا ہے بِأعظَمِ رَجُلٍ سے جیم اور ضمہ کے ساتھ اور کفل وہ چادر ہے جو اونٹ پر ڈالی جاتی ہے۔"

امام اسماعیل اصبہانیؒ ایک اور جگہ لغوی توضیح کرتے ہوتے لکھتے ہیں:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.3 2021

" وَالْحُزَّةُ لُغَةٌ فِي الْحَجْزَةِ يَعْنِي حَجْزَةَ السَّرَاوِيلِ كَأَنَّهُ أدعم الْجِيمِ فِي الزَاءِ"(25)

"اور حزہ لغت میں فی الحجزۃ ہے یعنی حجزۃ السراویل گویا کہ جیم کو دال میں ادغام کیا گیا ہے"

کتبِ دلائل النبوۃ کے مؤلفین جہاں اپنے دور کے معتبر محدث اور فقیہ تھے ساتھ ساتھ مختلف لُغات کے بہترین ماہر بھی تھے۔ مختلف علاقوں میں مستعمل زبانوں سے ان کو کافی واقفیت تھی۔ ابو نعیمؒ دلائل النبوۃ میں لکھتے ہیں:

"إِنِّي أَسْمَعُ لُغَةَ قَوْمٍ لَيْسَتْ بِلُغَةِ أَهْلِ هَذِهِ الْبِلَادِ"(26)

"میں ایک قوم کی لُغت سنتا ہوں جو اس شہر کے رہنے والوں کی لُغت نہیں ہے"

الحاصل کتبِ دلائل النبوۃ میں الفاظ، اس کے مادۂ اشتقاق، غریب الفاظ اور کثیر المطالب الفاظ کی وضاحت بالتفصیل کی گئی ہے۔ وہ لفظ کتنے معانی میں استعمال ہو سکتا ہے۔ اہلِ لُغت اس کو کس کس موقع پر بولا کرتے ہیں اور اس لفظ کا اطلاق کہاں کہاں ہو سکتا ہے۔ متعدد کتبِ دلائل النبوۃ میں ایسی لغوی ابحاث موجود ہیں۔

۸۔ خالص کلامی ابحاث پر مشتمل کتب

عباسی دور کی بعض کتب دلائل وہ ہیں جو کلیتاً اہلِ فلاسفہ کے ردّ میں لکھی گئی ہیں۔ ان کتب میں منطق اور علم الکلام کے اُصولوں کے تحت اسلامی عقائد کو واضح کیا گیا ہے اور یہ بات باور کرائی گئی ہے کہ عقل و فلسفہ بھی اسلامی عقائد کی تائید کرتا ہے۔ اس قسم کی کتب کی تصانیف میں امام محمد غزالیؒ کا نام نمایاں ہے۔ آپؒ نے معجزات کی جمع آوری اور اُن کی تقسیمات کی بجائے ماقبل فلاسفہ کے خیالات باطلہ کی تردید کی ہے۔ حجۃالاسلام امام ابو حامد محمد بن محمد غزالیؒ کو جہاں تصوّف میں کیمیائے سعادت اور منہاج العابدین جیسی معتبر کتب کی تصنیف کا اعزاز حاصل ہے وہاں اُنہوں نے "تعاقب فلاسفہ در ردِّ حل تہافۃ الفلاسفہ" نامی کتاب لکھ کر اہلِ فلاسفہ کے اعتراضات واوہام کو ہمیشہ کے لئے دفن کر دیا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ضد اور ہٹ دھرمی کا علاج مرض اگر کسی فلسفی کو لاحق ہو تو اس کے سامنے ایسی ہزاروں مضبوط اور ٹھوس دلائل پر مبنی کتب بھی کم ہیں۔ وہ فلاسفہ جو رُشد وہدایت کے طالبین کے لیے یہ کتاب نسخۂ کیمیا ہے۔ معجزات کے فلسفیانہ ثبوت ودلائل کی خاطر موصوف متکلمانہ انداز میں کلام کرتے ہیں۔ ان معجزات کے بارے میں خارق عادت کو محال سمجھنے والوں کا ابطال بالدلائل کرتے ہیں۔ کلامیانہ مسائل کے حل میں آپ کی فلسفی اڑان کو سمجھا جا سکتا ہے۔ آپ خارقِ عادت کی حقیقت بیان کرتے لکھتے ہیں کہ سبب اور مسبّب میں اتصال ضروری نہیں۔ موصوف کی عبارت مُلاحظہ ہو:

"يس من ضرورة وجود احد هما وجود الاخر ولا من ضرورة عدم احد هما ، عدم الاخر ، مثل الرى والشرب والشبع والا كل ، والا حتراق ولقاء النار ، والنور و طلوع الشمس والموت وجز ءالرقبة والشفاء و ثرب الدواء واسهال البطن واستعمال المسهل وهلم جرّا الى كل المشاهدات من المقترنات فى الطب والنجوم والضاعات الحرف" (27)

سبب ومُسبّب کے بارے لکھتے ہیں کہ سبب کے موجود ہونے سے مسبب کا ہونا ضروری نہں۔ اور نہ ایک کے عدم سے دوسرے کا عدم لازم آتا ہے۔ جیسے پینے سے سیرابی، کھانے سے سیری آگ کے چھو جانے سے جلنا، طلوع آفتاب سے روشنی، گردن مارنے سے موت، دوا پینے سے شفا وصحت اور مسہل کے استعمال سے اسہال شکم یونہی ان تمام دو دو چیزوں کو لے کر بیان کرتے چلے جاؤ، جس کے بیچ جوڑ دیکھنے میں آتا ہے۔ وہ طب میں ہوں یا نجوم میں"

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.3 2021

اس گفتگو کے بعد لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ ہم بغیر کھائے سیر ہو جائیں، بغیر گردن زنی کے موت پیدا فرمائے نیز گردن زنی کے باوجود زندگی برقرار رکھے۔(28)موصوف ان دلائل سے یہ سمجھاتے ہیں کہ قدرتِ الٰہی سے یہ سب ممکن ہے جبکہ فلسفی ان کو محال سمجھتا ہے۔ پھر آگے ان پر وارد ہونے والے اعتراضات کے جوابات دیتے ہیں۔

ان دلائل کو بیان کرنا اس لیے مقصود تھا کہ امام غزالی کی وسعتِ علمی کو دیکھا جائے۔ بہر حال اس عہدِ زرّیں میں فلسفیانہ بنیادوں پر جو کُتُبِ دَلَائِلُ النُّبُوَّة تحریر ہوئیں۔ان میں تہافت الفلاسفہ اہم ترین کتب میں شمار ہوتی ہیں۔

۹۔ آیات کو مجمل انداز میں بیان کرنا

کتبِ دلائل النبوۃ کے مصنّفین بعض اوقات کسی آیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس کے کچھ الفاظ بیان کرتے ہیں اور الی آخر الآیۃ کے ساتھ اشارہ کر دیتے ہیں۔((29 آیاتِ مبارکہ کی طرز پر کتبِ دلائل النبوۃ کے مؤلفین احادیث کو بھی مجمل انداز میں بیان کرتے ہیں اور مقصود الفاظ کو ذکر کر دیتے ہیں۔ قاضی عیاض مالکیؒ اس انداز کو کتاب الشفا میں اختیار کرتے ہوئے یوں اشارہ کرتے ہیں:

”وَتَرَكْنَا الْكَثِيرَ سِوَى مَا ذَكَرْنَا وَاقْتَصَرْنَا مِنَ الْأَحَادِيثِ الطِّوَالِ عَلَى عَيْنِ الْغَرَضِ، وَفَصِّ الْمَقْصِدِ، وَمِنْ كَثِيرِ الْأَحَادِيثِ وَغَرِيبِهَا عَلَى مَا صَحَّ وَاشْتَهَرَ إِلَّا يَسِيرًا مِنْ غَرِيبِهِ مِمَّا ذَكَرَهُ مَشَاهِيرُ الْأَئِمَّةِ.وَحَذَفْنَا الْإِسْنَادَ فِي جُمْهُورِهَا طَلَبًا لِلِاخْتِصَار“(30)

” جو چیزیں ذکر کی ہیں اس کے علاوہ کثیر اشیاء کا ذکر ہم نے ترک کر دیا ہے۔اور ہم طویل احادیث کی بجاتے عین مقصود الفاظ پر اکتفا کیا ہے اور مقصد کو بیان کیا ہے اور کثیر احادیث اور غریب کو جو صحیح اور مشہور ہیں ان میں سے صرف ان کو بیان کیا ہے جو کو مشہور آئمہ نے روایت کیا ہے اور ہم نے جمہور کی اسناد کو بھی اختصار کی خاطر حذف کر دیا ہے۔“

۱۰۔ تراجم الابواب کے متنوع انداز

امام بیہقیؒ کا طرزِ عمل یہ ہے کہ امام بخاریؒ کی الجامع الصحیح کی طرح یہ تراجم الابواب قائم کرتے ہیں اور کتاب کا نام ذکر کر کے اس کے مختلف ابواب بیان کرتے ہیں۔ امام بیہقیؒ کتاب الطب اور کتاب المغازی کی بجائے ”جمّاع ابواب “ کے الفاظ کے تحت اس کے متعلقہ موضوعات ذکر کر دیتے ہیں لیکن یہاں کتاب الطب اور کتاب المغازی وغیرہ کی طرح منفرد ابواب کے الفاظ ذکر نہیں کیے جاتے بلکہ ” جمّاع ابواب “ کے الفاظ ذکر کرتے ہیں۔ جیسا کہ مغازی اور سرایا کے تحت وہ غزوۂ بدر، غزوۂ اُحد اور غزوۂ خندق وغیرہ تمام غزوات کو اس کے اندر بیان کرتے ہیں۔ امام بیہقی کا انداز ابواب بندی مُلاحظہ ہو:

”جُمَّاعُ أَبْوَابِ مَغَازِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَفْسِهِ وَبِسَرَايَاه“(31)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.3 2021

"ابواب کا مجموعہ رسول اللہ ﷺ نے جن غزوات و سرایا میں خود شرکت کی"

ابو نعیم اصفہانیؒ کا ابواب بندی میں یہ طریقہ کار ہے کہ وہ فصول کی شکل میں ابواب کو ذکر کرتے ہیں اور فصول میں موجود مباحث کا ذکر کرتے ہوئے بعض اوقات "القول فیما اوتی" کے الفاظ ذکر کر کے مبحث قائم کرتے ہیں۔(32)اور کبھی "ذکر" کے الفاظ،(33) کبھی "قصہ" کے الفاظ (34) کبھی "ماحدث" (35)اور کبھی براہ راست(36)عنوان ذکر کر کے اس موضوع پر احادیث ذکر کر دیتے ہیں۔ تثبیت دلائل النبوۃ میں قاضی عبد الجبار معتزلی ابواب بندی میں " باب آخر" کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔(37)فصول یا ذیلی ابواب قائم نہیں کرتے۔ ابوالحسن الماوردیؒ کا طریقہ یہ ہے کہ وہ باب کے نام سے ہی ابواب قائم کرتے ہیں اور بسا اوقات اس میں ضمنی مباحث کو عنوان و موضوع کے اعتبار سے بیان کر کے اس کے تحت روایات و نگارشات کو ذکر کرتے ہیں۔(38)امام اسماعیل اصبہانیؒ اپنی کتابِ دلائل میں فصول کے ذکر کے ساتھ مباحث لاتے ہیں۔ یہ کبھی فصول کا عنوان ذکر کرتے ہیں(39)اور کبھی بغیر عنوان کے احادیث لاتے ہیں۔(40)امام بیہقیؒ اور ابو نعیمؒ کی کتبِ دلائل النبوۃ محدثانہ اُسلوب کی حامل کتب ہیں۔ ان میں سیرت نگاری کی طرز پر تراجم الابواب قائم کئے گئے ہیں۔ امام غزالیؒ کی تہافت الفلاسفہ میں تراجم الابواب منفرد حیثیت سے قائم ہیں۔ مثلاً یہ المسئلہ الثالثۃ عشرۃ۔ المسئلہ السادسۃ عشرۃ کے ساتھ ابواب بندی کرتے ہیں۔ پھر دلائل دیتے ہوئے دلیل سابع اور دلیل سادس وغیرہ کے ساتھ ادلہ تحریر کرتے ہیں(41)پھر اس مسئلہ میں جس موضوع پر کلام کرنا ہوتا ہے ان کا ذکر" فی بیان" کے ساتھ کرتے ہیں جیسا کہ المسالۃ الرابعۃ میں مسئلہ کا باب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں"فی بیان عجز ھم عن الاستدلال علی وجود الصانع للعالم" (42)الف بائی ترتیب سے معانی آخر میں رقم کیے ہیں۔

۱۱۔ اشعار کا استعمال

مسجع و مقفی کلام کا ذوق ہر لُغت و زبان میں مُتداول ہے اور اہلِ زبان اس کو نثر کی بجائے زیادہ ذوق سے پڑھتے اور سنتے ہیں۔ اہلِ عرب میں اشعار کا ذوق باقی کی نسبت کچھ زیادہ پایا جاتا ہے۔ عربی ادب کی تاریخ میں شعراء کے نام اور ان کے اشعار پر کلام کے کثیر دفاتر موجود ہیں۔ کتبِ دلائل النبوۃ میں لُغتِ عرب سے استشہاد کی خاطر ایسے اشعار موجود ہیں اور کئی وہ اشعار بھی موجود ہیں جو احادیث اور سیرتی روایات میں وارد ہیں۔ امام بیہقیؒ اپنی کتاب میں مختلف اشعار کو ذکر کرتے ہیں۔ جب بنو بکر نے پیغمبرِ اسلام ﷺ کے حلیف بنو خزاعہ پر حملہ کیا۔ اور عمرو بن سالم سواری پر مدینہ منورہ پہنچا تو اس نے جا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس یہ اشعار پڑھے۔

اللهُمَّ إِنِّي نَاشِدٌ مُحَمَّدَا ... حِلْفَ أَبِينَا وَأَبِيهِ الْأَتْلَدَا
كُنَّا وَالِدًا وَكُنْتَ وَلَدَا ... ثُمَّ أَسْلَمْنَا وَلَمْ نَنْزِعْ يَدَا
فَانْصُرْ رَسُولَ اللهِ نَصْرًا أَعْتَدَا ... وَادْعُ عِبَادَ اللهِ يأتوا مددا(43)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.3 2021

"اے اللہ اِ گواہ رہنا بے شک میں محمد ﷺ سے طے پانے والے اپنے قدیم عہد وپیمان پورا کرنے کی درخواست کرتا ہوں کہ ہم لوگ باپ کی جگہ تھے اور آپ ﷺ اولاد کی جگہ تھے پھر بھی ہم نے آپ ﷺ کی بات مان لی اور مسلمان ہو گئے۔ ہم نے اسلام اور آپ ﷺ کی اطاعت سے ہاتھ نہیں کھینچا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی ہر وقت مدد کروں گا اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کو پکاروں گا کہ وہ مدد کے لئے آجائیں۔"

یوں امام بیہقیؒ شعری روایات کو بھی دلائل النبوۃ کے تحت درج کرتے ہیں۔ قاضی عیاض مالکیؒ بھی کتاب الشفا میں لُغتِ عرب سے استشہاد کرتے ہیں۔ کعب بن اشرف اور دیگر یہود ونصاریٰ نے جب اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعوٰی کیا تو اس کی دلیل کے عدم پر انہوں نے ذیل کے اشعار کو ذکر کیا ہے:

"تَعْصِي الْإِلَهَ وَأَنْتَ تُظْهِرُ حُبَّهُ ... هَذَا لَعَمْرِي فِي الْقِيَاسِ بَدِيعُ
لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَأَطَعْتَهُ ... إِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُحِبُّ مُطِيعُ"(44)

"تو معبود کی نافرمانی کرتا ہے اور اس کی محبت کا اظہار بھی کرتا ہے۔ میری عمر کی قسم یہ بات قیاس میں بہت عجب ہے۔ اگر تیری محبت سچی ہے تو تو اس کی اطاعت بجالا کیونکہ محبّ جس سے محبت کرتا ہے اس کا مطیع ہوتا ہے۔"

کتبِ دلائل النبوۃ میں اشعار کا استعمال اور ان سے استشہاد کو اکثر سیرت نگاروں نے برقرار رکھا ہے۔

ابو نعیم اصفہانیؒ اشعار پر مشتمل احادیث و آثار کو متعدد مقامات پر حسبِ موقع درج کرتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے ایک موقع پر یہ اشعار سماعت کئے:
"لِيَبْكِ عَلَى الْإِسْلَامِ مَنْ كَانَ بَاكِيًا ... فَقَدْ أَوْشَكُوا هَلْكَى وَمَا قَدِمَ الْعَهْدُ
وَأَدْبَرَتِ الدُّنْيَا وَأَدْبَرَ خَيْرُهَا ... وَقَدْ مَلَّهَا مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِالْوَعْدِ"(45)

"جو رونے والا ہے اس کو چاہیے کہ اسلام پر روئے۔ بے شک میری ہلاکت کا وقت قریب آچکا اور وعدہ نہیں آیا۔ دنیا نے منہ موڑا اور اس کی خیر نے بھی منہ موڑ لیا اور جو وعدہ پر ایمان لایا وہ اس سے اکتا گیا۔"

مذکورہ دلائل سے معلوم ہوا کہ کتبِ دلائل النبوۃ کے مؤلفین نے رسول اکرم ﷺ کی سیرت، شمائل اور خصائص پر مشتمل اشعار کو خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

۱۲۔ قرآنی آیات وتفسیری اقوال کی توضیح وتشریح

کتبِ دلائل النبوۃ کثیر خصائص کی حامل کتب ہے۔ بعض مصنّفین صرف قرآنی آیات اور احادیث کو ذکر میں لاتے ہیں۔ جبکہ کئی مصنّفین مسئلے کی جمیع جہات کی وضاحت کی خاطر لُغت، شعری ادب اور اقوالِ محدثین کو بھی ذکر کرتے ہیں۔ قاضی عیاض کی کتاب الشفا اس سلسلہ میں بہت اہم ہے کہ یہ قرآنی آیات کی تفسیر کرتے ہوئے نہ صرف اس کی مختلف لُغات اور مفسّرین کے اقوال کو ذکر کرتے ہیں بلکہ اُن کے مذاہب کی طرف بھی اشارہ کر دیتے ہیں۔(46) قاضی عیاض مالکی کتاب الشفا میں قرآنی آیات کو ذکر کرنے کے ساتھ ہی اس کی تشریح کر دیتے ہیں اور اس کے مختلف مفاہیم کو بیان کر دیتے ہیں۔(47) آیات کے علاوہ احادیث کی تشریح میں بھی قاضی عیاضؒ کامل مہارت رکھتے ہیں۔ موصوف حدیثِ جبریل میں ایمان اور اسلام کی وضاحت کرتے ہوئے اس کی کیفیت اور ان کے مابین فرق کی وضاحت کرتے ہیں۔ بلکہ حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے قرآنی آیات کو بطورِ

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.3 2021

استدلال لاتے ہیں۔ (48) کُتُبِ دَلَائِلُ النُّبُوَّۃ میں پیغمبرِ اسلام ﷺ کی نبوت پر استدلال بذریعہ آیات قرآنیہ کرنے کا رجحان بھی کئی سیرت نگاروں نے اپنایا ہے۔ تثبیت دلائل النبوۃ میں قاضی القضاۃ عبد الجبار احمد الہمدانی نے بھی اسی طرزِ استدلال کو اختیار کیا ہے۔

۱۳۔ معجزات کی مخصوص ابواب بندی

پیغمبرِ اسلام ﷺ کے معجزات حسّی و غیر حسّی دونوں اعتبار سے ہیں۔ آپ ﷺ سے قبل کے انبیاء کے معجزات زیادہ تر غیر حسّی تھے لیکن رسول اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ہر طرح کے معجزات عطا کیے۔ کتبِ دلائل النبوۃ میں معجزات کا مبحث مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی وجہ سے ہر قسم کے معجزات کو ان کتب میں درج کیا گیا ہے۔ پیغمبرِ اسلام ﷺ کی سیرت پر تحریری کردہ کتب میں جگہ جگہ معجزات، شمائل، خصائل اور دلائل کا ذکر آتا ہے۔ لیکن عباسی عہد کی کئی کتبِ دلائل میں پانی اور کھانے میں برکات، اور شجر و حجر کے معجزات کو علیحدہ ابواب کی شکل میں رقم کیا گیا ہے۔(49) مولانا محمد ادریس کاندھلوی اپنی کتاب سیرۃ المصطفیٰ ﷺ کے حصہ چہارم میں پیغمبرِ اسلام ﷺ کے معجزات پر باب قائم کر کے مختلف حوالوں سے دلائل اور آراء بھی ذکر کرتے ہیں۔(50)

خلاصۂ بحث

چیزوں کی قدر و قیمت کا اندازہ اُن میں پائی جانے والی خوبیوں سے ہوتا ہے۔ اہم موضوعات و عنوانات پر مشتمل کتب جو علمی افادیت کا سبب بنتی ہیں اُن کو غیر معیاری و غیر اہم اور بے سود کتب سے ممتاز اور منفرد مقام حاصل ہوتا ہے۔ کتبِ دلائل النبوۃ کا رجحان سیرت نگاری میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس عظیم رجحان کی وہ کتب جو ابتدائی صدیوں کے معتبر آئمہ و مجتہدین کے قلم سے مرتب ہوئیں وہ کثیر خصائص کی حامل ہیں۔ کتب دلائل النبوۃ کی تصنیف و تالیف میں نصوص شرعیہ پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا ہے۔ قاضی عبد الجبار معتزلی کی تثبیت دلائل النبوۃ، علامہ ماوردیؒ کی اعلام النبوۃ، ابو نعیم کی دلائل النبوۃ، ابو الحسین بیہقیؒ کی دلائل النبوۃ اور قاضی عیاض مالکیؒ کی کتاب الشفا وغیرہ وہ معتبر تصانیف ہیں جن میں پہلے اور بنیادی ماخذ کے طور پر قرآن مجید سے استدلال کیا گیا ہے۔ عباسی عہد کی کتبِ دلائل النبوۃ کی اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ ان میں دلائلِ قرآنیہ سے موضوعات کی توضیح و تشریح کی گئی ہے۔ قرآنِ مجید کے علاوہ احادیث و تفاسیر کے معتبر ذخائر سے استفادہ کیا گیا ہے۔ ان کتب کی تالیفات کا اہم سبب منکرینِ نبوت کا ردّ اور اہلِ فلاسفہ کو عقلی اور منطقی لحاظ سے ثبوتِ نبوت کے دلائل فراہم کرنا ہے۔ عہدِ بنو عباس کی معتبر کتبِ دلائل النبوۃ جیسے ثبیت دلائل النبوۃ، دلائل النبوۃ لابی نعیم، دلائل النبوۃ لاسماعیل اصبہانی وغیرہ کا اُسلوب محدثانہ ہے۔ کئی کتب میں احادیث کو بالاسناد ذکر کیا گیا ہے اور کئی کتبِ حدیث میں احادیث پر جرح و تعدیل کی گئی ہے۔ عباسی عہد کی کتبِ دلائل النبوۃ میں اشعار سے استدلال لغوی ابحاث، عقلی و منطقی دلائل اور تفسیری اقوال کا استعمال ہمیں عام نظر آتا ہے۔ امام بیہقیؒ احادیث کی جمیع اطراف کا احاطہ کرتے نظر آتے ہیں۔ قاضی عیاض مالکیؒ کلامیانہ مباحث اور

Vol 5 No.3 2021
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

اقوال صحابہ وائمہ مجتہدین کا بکثرت ذکر کرتے ہیں اور راجع دلیل کی طرف اشارہ بھی کرتے ہیں۔ بعض کتبِ دلائل مختصر ہیں جن میں امام محمد بن ادریس شافعیؒ کی اثبات النبوۃ اور ابو الحسن الماوردیؒ کی اعلام النبوۃ وغیرہ شامل ہیں۔ بعض کتبِ احادیث میں دلائل النبوۃ کی ابحاث جزوی طور پر موجود ہیں۔ پہلی تین صدیوں پر مشتمل کتبِ دلائل النبوۃ ابتدائی و بنیادی ماخذ ہیں۔ بعض کتب میں تاریخی ترتیب کا فقدان ہے۔ اس نہج کی کتب میں محبّت و عقیدت کا عنصر نمایاں ہے۔ کئی کتب خالصتاً کلامی مباحث پر مشتمل ہیں۔ بعض میں طوالت سے بچنے کیلئے آیات و احادیث کو اشارۃً بیان کیا گیا ہے اور کہیں کہیں احادیث کے راویوں پر جرح وتعدیل کی گئی ہے۔ تراجم الابواب کا انداز متنوّع ہے۔ متعدد کتب میں احادیث کو بالاسناد ذکر کیا گیا ہے۔ کتبِ دلائل النبوۃ کے مؤلفین کی معجزات پر ابواب بندی کا طریقہ بھی جداگانہ ہے۔

مصادر و مراجع

1المعتزلی، عبدالجبار بن أحمد بن عبدالجبار، أبوالحسین، تثبیت دلائل النبوۃ (دارالمصطفی شبرا، القاہرہ، س ن)، ج1، ص5

2م۔ن، ج1، ص7

3م۔ن، ج1، ص15

4م۔ن

5الاصفھانی، أبو نعیم أحمد بن عبداللہ بن أحمد بن إسحاق بن موسی بن مھران، حققه: الدکتور محمد رواس قلعه جي، عبدالبر عباس، دلائل النبوۃ، (بیروت: دارالنفائس، 1406ھ/1986م)، ج1، ص39

6م۔ن، ج1، ص328

7الیحصبی، السبتی، أبوالفضل عیاض بن موسی بن عیاض بن عمرون، الشفابتعریف حقوق المصطفی ﷺ (عمان: دارالفیحاء، 1407ھ(، ج1، ص51

8الماوردیؒ، علی بن محمد، ابوالحسن، اعلام النبوۃ (بیروت: دارو مکتبۃ الھلال، 1409ھ)، ج1، ص157

9م۔ن، ج1، ص116,122

10البستی، محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبدَ، أبوحاتم، السیرۃ النبویۃ وأخبار الخلفاء (بیروت: الکتب الثقافیۃ،، 1417ھ) ج1، ص25

11 الرازی، ابوحاتم احمد بن حمدان، اعلام النبوۃ الرد علی الملحد ابی بکر الرازی (دارالساقی مؤسسۃ العربیۃ للتحدیث الفکری، 2003م)، ج1، ص7

12البیھقی، احمد بن الحسین، دلائل النبوۃ، ج6، ص10

13م۔ن، ج6ص11

14البیھقی، احمد بن الحسین، دلائل النبوۃ، ج6، ص15

15اصبھانی، ابونعیم احمد بن عبداللہ، دلائل النبوۃ، ج1، ص405

16الماوردی، علی بن محمد، ابوالحسن، ص106

17الیحصبی، عیاض بن موسیٰ، الشفابتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ، ج1، ص550

18م۔ن، ص50-52

19الرازی، ابوحاتم، اعلام النبوۃ، ج1، ص146

20م۔ن، ج1، ص217

21غزالی، محمد بن محمد، ابوحامد، حجۃ الاسلام، تہافت الفلاسفہ در ردِ حل تعاقب فلاسفہ، مترجم مبصر اسرار احمد نوری (لاہور: کتاب محل دربار مارکیٹ، س ن)، ص334

22البیھقی، احمد بن الحسین، دلائل النبوۃ، ج1، ص159

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.3 2021

23الأصبهاني، إسماعيل بن محمد بن الفضل بن علي، أبو القاسم، الملقب بقوام السنة، كتاب دلائل النبوة، محقق: محمد الحداد (الرياض: دار طيبة، 1409م)، ج 1، ص 57

24م۔ن، ج1، ص58

25م۔ن، ج1، ص107

26اصفہانی، ابو نعیم احمد بن عبد اللہ، دلائل النبوۃ، ج1، ص93

27غزالی، محمد بن محمد، حجۃ الاسلام، تہافت الفلاسفہ، ص417

28غزالی، محمد بن محمد، تہافت الفلاسفۃ، ص418

29المعتزلی، عبد الجبار، تثبیت دلائل النبوۃ، ج2، ص446

30الیحصبی، عیاض بن موسیٰ، الشفا، ج1، ص734

31 البیھقی، دلائل النبوۃ، ج3ص 5

32اصفہانی، ابو نعیم، دلائل النبوۃ، ج1، ص606

33م۔ن، ج1، ص505

34م۔ن، ج1، ص558

35م۔ن، ج1، ص469

36م۔ن، ج1، ص560

37 المعتزلی، عبد الجبار، تثبیت دلائل النبوۃ، ج1، ص7,8,38,40

38الماوردی، ابو الحسن، اعلام النبوۃ، ج1، ص201

39اصبہانی، اسماعیل بن محمد، دلائل النبوۃ، ج1، ص49

40م۔ن، ج1، ص50

41غزالی، تہافت الفلاسفہ، ص472

42م۔ن، ص270

43البیھقی، دلائل النبوۃ، ج5، ص6

44الیحصبی، عیاض، الشفا، ج2، ص23

45البیھقی، دلائل النبوۃ، ج1، ص578

46م۔ن، ج1، ص51

47م۔ن، ج1، ص59

48م۔ن، ج2، ص11

49ابن الجوزی، عبد الرحمٰن بن علی بن محمد، الوفا باحوال المصطفیٰ ﷺ، المحقق: محمد زھری النجار (الریاض: المؤسسۃ السعیدیۃ، س ن)، ج1، ص411

50کاندھلوی، محمد ادریس، مولانا، سیرۃ المصطفیٰ □ (لاہور، کراچی: ادارہ اسلامیات، 2009ء) ج2، ص1082